

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نخطوط پر محمد احمد رحمن جیسے نام لکھتے ہیں یہ گھروں سے باہر پھینک دینے جاتے ہیں۔ اگر اس طرح ان ناموں کی بے حرمتی ہوتی ہے تو اس گناہ سے آدمی اپنے آپ کو کس طرح بچائے؟ اسی طرح بعض اخبارات و رسائل میں قرآن و حدیث کے جو حوالے ہوتے ہیں اور بزرگ ہستیوں کے نام ہوتے ہیں۔ ایک آدمی اخبارات و دینی رسائل یا ایسی کتابوں کو ضائع کرنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ کیا ہے؟ اس پر قرآن و سنت کی روشنی میں مشورہ دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

آپ کا سوال اخبارات و رسائل میں اللہ رسول کے نام یا قرآنی آیات اور احادیث کے بارے میں ہے کہ ایسے رسائل یا کتابچوں کو اگر ضائع کرنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے تو ان میں زیادہ تر تو غیر اسلامی چیزیں یا خبریں وغیرہ ہوتی ہیں ہاں اگر کبھی ایسی چیز آپ کو مل جائے کہ اس میں قرآن کی آیت یا کوئی حدیث ہے تو اسے الگ کر لینا چاہیے اور کوڑے کرکٹ میں نہیں پھینکنا چاہیے جہاں تک ضائع کرنے کا طریقہ ہے تو وہ یہی ہے کہ یا تو پاکیزہ مقامات پر انہیں دفن کر دیا جائے یا انہیں احتیاط سے جلا کر ان کی راکھ کسی جگہ دفن کر دی جائے یا دریا میں بہا دی جائے۔ لیکن جہاں تک دینی رسائل یا مذہبی کتابوں کا تعلق ہے تو انہیں احترام اور احتیاط سے رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے وہ جس طرح گھر یا کلاس روم فرنیچر اور دوسری اشیاء کی حفاظت کا اہتمام کرتا ہے ان کے رکھنے کی جگہ بنانا ہے اسی طرح اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دینی رسائل اور کتابوں کے لئے بھی یہ اہتمام کرے۔ جب وہ نقل مکانی کرے یا گھر تبدیل کرے تو دوسرے سامان کی طرح ان کا بھی انتظام کرے۔ بعض لوگوں کی جماعت کی یہ انتہا ہے کہ جب انہیں کوئی دینی کتاب یا رسالہ دیا جاتا ہے تو یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیتے ہیں کہ جی ہمارے پاس انہیں رکھنے کی جگہ نہیں خواہ مخواہ ان کی بے حرمتی ہو جائے گی۔ یعنی ایک طرف تقویٰ کا یہ حال کہ ان کے بے حرمتی سے ڈرتے ہیں اور دوسری طرف بے دینی اور جماعت کا یہ عالم کہ ایک مسلمان ہونے کے باوجود اس کے گھر میں کسی دینی کتاب یا لٹریچر رکھنے کی جگہ بھی نہیں۔ کم از کم ایک دیندار مسلمان سے اس طرح کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

بہر حال آپ اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق ہی پابند ہیں۔ جو چیز آپ کے اختیار ہی میں نہیں اس کی آپ پر کوئی پابندی نہیں۔ روزانہ عام اخبارات میں ناموں وغیرہ کا تو اتنا مسئلہ نہیں لیکن قرآنی آیات و احادیث پر اگر آپ کی نظر پڑ جائے تو اسے ضرور علیحدہ کر لیجئے۔

هذا ما عني والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

326 ص

محدث فتویٰ